65
پندرہ روزہ
لاہور
زراعت نامہ
یکم جون 2026ء، 15 ذوالحجہ 1447 ہجری، 18 جیٹھ 2083 بکرمی
65 Years of Continuous Publication
آم
کی برداشت، پراسیسنگ
اور ویلیو ایڈیشن
Scan for Website
Scan for YouTube
Scan for Facebook
Scan for Tik Tok
نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات
21- سرآغاخان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

وزیرِاعلیٰ پنجاب کا زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے اہم اقدام

47 کروڑ روپے کی لاگت سے

زرعی خدمت جدت کے ساتھ

موبائل پیسٹ (Pest) سرویلینس اسکواڈ فیز-I کا قیام

پہلے مرحلہ میں

ملتان	بہاولپور	ڈی جی خان	ساہیوال	فیصل آباد

ڈویژنز میں تحصیل کی سطح پر 65 گاڑیوں کی فراہمی

105 پلانٹ پروٹیکشن اسسٹنٹس کی تعیناتی

منصوبے کے اہم مقاصد

- فصلوں کے نقصان دہ کیڑوں و بیماریوں کے بروقت کنٹرول کے لیے فیلڈ میں کسانوں کی رہنمائی
- مربوط طریقہ انسداد (IPM) کا فروغ
- جڑی بوٹیوں کے بروقت کنٹرول کے لیے کاشتکاروں کی فارم پر رہنمائی
- غیرمعیاری اور ملاوٹ شدہ زرعی زہروں کی فوری روک تھام اور نگرانی (بذریعہ ڈیجیٹل ایپ اور ڈیش بورڈ)
- معیاری زرعی پیداوار کا حصول اور ملکی برآمدات میں اضافہ

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن **0800-17000** روزانہ صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک

SCAN FOR WEBSITE

SCAN FOR FACEBOOK

65

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم جون 2026ء، 15 ذوالحجہ 1447 ہجری، 18 جیٹھ 2083 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

فہرست مضامین

اداریہ: پنجاب کلین ایئر پروگرام	5
آم کی برداشت کا طریقہ کار اور پھل کی سنبھال	6
کپاس کی فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے	8
پھول گوبھی کی کاشت	9
موسمی تغیرات اور خریف فصلوں کی دیکھ بھال	10
لیمن گراس (Lemon grass)	11
گوار کی کاشت	12
زرعی سفارشات	14
محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں	17

جلد 65 شمارہ 11

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹوگرافی: عبدالرزاق، عثمان افضال

Scan for Website · Scan for YouTube · Scan for Facebook · Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

مشعلِ راہ

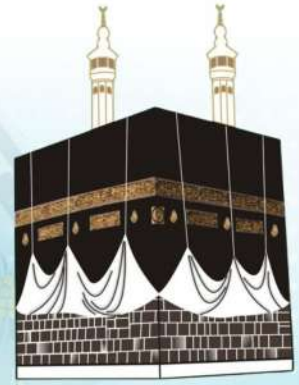

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اور (اے بندے) یہ اسی (کی قدرت) کے نمونے ہیں کہ تو زمین دبی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔

(حم السجدہ:39)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا ابوامامہ الباھلی سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ہل کا پھالہ اور کھیتی کرنے کا آلہ دیکھا تو کہا میں نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آلہ جس قوم کے گھر داخل نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

(کتاب المزارعۃ: مختصر صحیح بخاری:1072)

فرمودات

مسلمان فرقہ وارانہ اتحاد کے لیے تیار ہیں لیکن یہ اتحاد دو مساوی فریقوں کے مابین ہونا چاہیے۔ جب اتحاد ایک مضبوط اور ایک کمزور فریق کے مابین ہوگا تو اس کا صرف یہ مطلب ہوگا کہ موخر الذکر کرنے اول الذکر کے سامنے سرخم تسلیم کر دیا ہے۔

(بمبئی میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب: 4جون1938ء)

دے ولولۂ شوق جسے لذتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرہ مرومر کو تاراج!
مشکل بنیں یا ران ہین! معرکۂ باز
پُر سوز اگر ہو نفسِ سینۂ دراج

(ضرب کلیم: معراج)

اداریہ

پنجاب کلین ائیر پروگرام

زرعی معیشت کی بہتری سے ہی غذائی خود کفالت کا حصول ممکن ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کے مطابق وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی قیادت اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کی سربراہی میں محکمہ زراعت پنجاب جدید زرعی اصلاحات کے ذریعے زرعی شعبہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے شب و روز کی محنت جاری رکھے ہوئے ہے جس کا مقصد زرعی پیداوار میں مستقل بنیادوں پر اضافہ کرنا اور دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے ساتھ زرعی برآمدات کو بڑھانا ہے جس سے ملکی معیشت کو تقویت ملے گی۔ حکومت پنجاب ماحولیاتی تبدیلیوں سے باخوبی آگاہ ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے دنیا کے بہت سارے ممالک متاثر ہو رہے ہیں جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ماحولیاتی تبدیلیوں سے نبرد آزما ہو کر ایسے اقدام کئے جائیں جن سے ماحول دوست سرگرمیوں کو دوام ملے اور زرعی شعبہ متاثر نہ ہو۔

حکومت پنجاب کے ماحول دوست اقدامات کے تسلسل میں محکمہ زراعت پنجاب کے تحت ساڑھے 5 ارب روپے کی خطیر رقم سے شروع کئے گئے منصوبے "پنجاب کلین ائیر پروگرام" پر عملدرآمد جاری ہے جس کے ذریعے صوبہ پنجاب کے 35 اضلاع میں 60 فیصد سبسڈی پر 5 ہزار سپر سیڈر فراہم کئے جائیں گے۔ درخواستوں کی وصولی 15 جون 2026 تک جاری ہے۔ درخواست فارم محکمہ زراعت پنجاب کی ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk ،متعلقہ زراعت آفیسر (توسیع)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی کے دفاتر سے مفت حاصل کریں۔ پنجاب کلین ائیر پروگرام کے ہی ذریعے رینٹل آپریشن سبسڈی کے تحت صوبہ پنجاب کے 35 اضلاع کے 28 ہزار کاشتکاروں کو 1 لاکھ 40 ہزار ایکڑ کے لئے 5000 روپے فی ایکڑ سبسڈی بھی فراہم کی جائے گی جس سے کاشتی امور کو انجام دینے میں آسانی ہو گی اور مشینی زراعت کو فروغ حاصل ہونے ساتھ ماحول دوست زراعت کے لئے سازگار اقدامات میں اضافہ ہو گا۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب سموگ کنٹرول پروگرام کے تحت 5000 سپر سیڈر پہلے بھی کاشتکاروں کو فراہم کر چکا ہے جس کا مقصد فصلوں کی باقیات کو آگ لگائے بغیر ہی کاشتی امور کو انجام دینا ہے جس سے فضائی آلودگی کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ کاشتکار حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی اس سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں اور ماحول کو سازگار رکھنے کے ساتھ زرعی پیداوار بڑھانے میں حکومت کا ساتھ دیں جس سے نہ صرف اُن کے منافعے میں اضافہ ہو گا بلکہ زرعی برآمدات میں اضافہ کے ساتھ ملکی معیشت بھی بہتر ہو گی۔

آم کی برداشت کا طریقہ کار اور پھل کی سنبھال

راحت بتول، زینت کنول، ڈاکٹر آصف الرحمٰن، مقبول احمد

مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان

پاکستان زرعی لحاظ سے ایک اہم ملک ہے جہاں مختلف پھلوں کی پیداوار ملکی معیشت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ ان پھلوں میں آم کو "پھلوں کا بادشاہ" کہا جاتا ہے۔ آم پیدا کرنے والے دنیا کے تقریباً 70 سے زائد ممالک میں پاکستان کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ پاکستانی آم اپنی منفرد خوشبو، مٹھاس، ذائقہ اور عمدہ معیار کی وجہ سے عالمی منڈی میں اپنی ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک پاکستان اپنی کل پیداوار کا صرف 7 فیصد حصہ ہی دنیا میں برآمد کرتا ہے اور آم کی یہ ایکسپورٹ مشرق وسطیٰ، یورپ، برطانیہ اور چند دیگر ممالک تک ہی محدود ہے۔ تاہم آم کی ملکی برآمد میں مزید اضافہ نہ ہونے کی وجوہات کا جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے جس میں پھل کی ناقص طریقے سے برداشت، پھل کی سنبھال میں کوتاہی اور معیاری پیکنگ کا فقدان شامل ہیں۔ ایک تحقیقی سروے کے مطابق ناقص طریقہ سے پھل کی برداشت، ترسیل اور مناسب پیکنگ نہ ہونے کے باعث تقریباً 20 سے 40 فیصد تک پھل ضائع ہو جاتا ہے، جس سے قومی معیشت کو بھاری نقصان پہنچتا ہے اور باغبانوں کو ان کی محنت کا معاوضہ نہیں مل پاتا۔

پھل کی برداشت کے قبل مناسب پختگی کا تعین کرنا ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ کیونکہ وقت پر پھل کی برداشت پر ہی اس کے ذائقہ، خوشبو، رنگت، شیلف لائف اور پکنے کے بعد پھل کے معیار کا انحصار ہوتا ہے۔ عمومی طور پر آم کا پھل 120 سے 140 دن بعد ہی قابل برداشت ہوتا ہے کہ اس کی توڑائی کی جا سکے۔ آم کے پھل کی برداشت کا درست اندازہ لگانے کے لیے پھل کی رنگت کے ساتھ ساتھ آم کی ڈنڈی، شکل، بیرونی جلد، سائز اور کاندھے وغیرہ کو غور سے دیکھنا انتہائی اہم ہے۔ آم کی پختگی کے چار مراحل ہیں۔

- **ابتدائی نشوونما کا مرحلہ**

اس مرحلے پر پھل ابھی مکمل طور پر تیار نہیں ہوتا۔ پھل کی رنگت گہری سبز ہوتی ہے۔ پھل کا سائز چھوٹا ہوتا ہے اور کندھے نمایاں نہیں ہوتے۔ اندرونی گودا سخت، کچا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اس مرحلے تک پھل برداشت کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ لیکن آندھی یا تیز ہوا سے گرنے والے پھل کو مختلف قسم کی مصنوعات جیسا کہ آم چُور، چٹنی اور اچار وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- **جسمانی پختگی کا مرحلہ**

دوسرے مرحلے میں آم کا رنگ ہلکا سبز ہونے لگتا ہے۔ پھل اپنا مکمل سائز حاصل کر لیتا ہے۔ گودے کا رنگ ہلکا پیلا ہو جاتا ہے۔ ڈنڈی کے قریب کندھوں کا ابھار واضح ہو جاتا ہے۔ برآمدی مقاصد کے لئے پھل کو زیادہ تر اسی مرحلے پر ہی برداشت کیا جاتا ہے۔

- **جزوی پکاؤ کا مرحلہ**

اس مرحلے میں پھل کی رنگت سبز مائل زرد ہوتی ہے۔ گودا تھوڑا نرم اور رنگ ہلکا اورنج ہو جاتا ہے۔ تیزابیت میں کمی اور مٹھاس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مقامی مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لئے پھل کو اس مرحلے پر برداشت کیا جاتا ہے۔

- **مکمل پکاؤ کا مرحلہ**

اس مرحلے میں آم درخت پر ہی مکمل پک جاتا ہے۔ پھل مکمل زرد سا سنہری ہوتا ہے۔ گودا نرم رسیلا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ مٹھاس اپنی بلندترین سطح پر پہنچ جاتی ہے۔

پھل کی برداشت

پھل کی صحیح طریقہ سے برداشت اور بعد از برداشت سنبھال پر ہی اس کی شیلف لائف اور برآمدی معیار کا دارومدار ہوتا ہے۔ پھل کو غلط وقت پر یا غیر محتاط انداز میں برداشت کرنے سے اس کی ظاہری خوبصورتی، خوشبو، معیار اور ذخیرہ کرنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔

پھل کی برداشت کا درست وقت اور طریقہ کار

پھل کی برداشت کے لئے صبح یا شام کے وقت کا انتخاب کریں۔ اگر برداشت صبح 10 بجے سے پہلے یا شام کو 4:30 بجے کے بعد کی جائے تو پھل کی تازگی کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے۔ برداشت صرف پختہ پھل کی ہونی چاہیے۔ درخت کی مختلف سمتوں میں پھل کی پختگی میں فرق کی صورت میں مرحلہ وار برداشت کریں۔ ہوا میں نمی کا تناسب 85 فیصد سے زائد ہو یا ممکنہ بارش کی صورت میں پھل کی برداشت روک دیں۔ ورنہ پکنے کے بعد اس پر مختلف بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں جو پھل کی ڈنڈی کے اردگرد یا پھل کی سطح پر کالے نشانات پیدا کر دیتی ہیں اور ایسا پھل کھانے کے قابل نہیں رہتا۔ آم کے پھل کی برداشت جدید کٹر یا تیز دھار قینچی سے کی جائے۔ پھل کو 4 سے 5 انچ کی ڈنڈی کے ساتھ برداشت کریں۔ ڈنڈی کے ساتھ پھل برداشت کرنے سے لیس دار مادہ sap پھل کی جلد پر نہیں گرتا اور سیپ برن کا مسئلہ کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ پھل کو سیڑھی کی مدد سے برداشت کیا جائے۔ نیز اسے براہ راست زمین پر گرنے سے بچایا جائے تاکہ پھل کسی اندرونی چوٹ یا بیرونی خراش سے متاثر نہ ہو۔ برداشت شدہ پھل کو اکھٹا کرنے کے لئے صاف اور ہوادار

پلاسٹک کے کریٹ استعمال کئے جائیں۔ برداشت کے بعد پھل کو فوری طور پر سایہ دار جگہ پر منتقل کریں۔ زخمی، بیمار یا کسی بھی کیڑے سے حملہ شدہ پھل الگ کر دیں۔ پھل کی ڈنڈی سے نکلنے والی رطوبت اس کی جلد کو خراب کر دیتی ہے، اسلئے پھل کو ڈی سیپنگ کے مرحلے سے گزارا جاتا ہے۔ تاکہ پھل کی جلد کسی بھی نشان سے صاف ہو۔ اس مقصد کے لئے لوہے کے مخصوص فریم استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ سیپ کے اثرات کو مزید کم کرنے کے لئے بجھے ہوئے چونے کے محلول سے دھویا جاتا ہے۔ امریکہ اور دیگر ممالک کے برآمدی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے آم کے پھل کو ہاٹ واٹر ٹریٹمنٹ سے بھی گزارا جاتا ہے تاکہ پھل کی مکھی کے انڈے یا ابتدائی سنڈیوں کی تلفی ہو سکے۔ نیز کسی بھی مناسب پھپھوندکش زہر کے محلول سے ایک بار پھل کو گزار کر اسے مختلف بیماریوں کے حملے سے بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

آم کی چھانٹی، گریڈنگ اور پیکنگ

فروخت سے قبل پھل کی چھانٹی اور درجہ بندی اہم مراحل ہیں۔ یہ کام اکثر مقامی مارکیٹ کے لئے ورکرز خود اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں البتہ جدید پیک ہاؤسز میں خودکار مشینیں استعمال کر کے اسے دنیا کے مختلف ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔

■ پھل کی چھانٹی

اس مرحلے میں صحیح اور خراب پھل الگ کیے جاتے ہیں۔ زخمی، داغ والے، کیڑوں اور بیماریوں سے متاثرہ پھل الگ کر دیا جاتا ہے۔

■ درجہ بندی

یہ عمل آم کے سائز، وزن، رنگ اور خوبصورتی کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ گریڈنگ تین درجوں میں کی جاتی ہے۔ پہلے درجہ میں سب سے اعلیٰ معیار کا پھل ہوتا ہے۔ ان پر کوئی داغ یا خراش نہیں ہوتی اور یہ اپنی قسم کے لحاظ سے بہترین شکل رکھتے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے درجہ میں پھل کو بلحاظ وزن یا سائز کے لحاظ سے تقسیم کرتے ہیں۔ تاکہ ایک پیکٹ میں ایک جیسے وزن کے آم ہوں۔ ان میں معمولی داغ والے پھل بھی عموماً شامل کئے جاتے ہیں۔ یہ کام خودکار مشینوں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔

■ آم کی پیکنگ

آم ایک نہایت نازک اور جلد خراب ہونے والا پھل ہے۔ پاکستانی آم نہ صرف مقامی منڈیوں میں پسند کیا جاتا ہے بلکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی اپنی بہترین ذائقہ، معیار اور خوبصورتی کی بنا پر نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اسی لیے آم کی مناسب پیکنگ بہت ضروری ہوتی ہے تاکہ پھل کی تازگی برقرار رہے اور نقل و حمل کے دوران نقصان سے محفوظ رہے۔ اگر پیکنگ درست طریقے سے نہ کی جائے تو پھل کو نقصان پہنچ سکتا ہے جس سے کسانوں اور برآمدکنندگان کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ آم کی پیکنگ کا بنیادی مقصد پھل کو بیرونی نقصان، گرمی، نمی اور بیماریوں سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اچھی پیکنگ نہ صرف آم کی شیلف لائف بڑھاتی ہے بلکہ اس کی مارکیٹ ویلیو میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

■ مقامی منڈیوں کے لیے پیکنگ

مقامی منڈیوں کے لیے عام طور پر پلاسٹک کریٹس، لکڑی کے بکسوں اور پیٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان بکسوں میں آم کو تہہ در تہہ رکھا جاتا ہے تاکہ پھل ایک دوسرے سے ٹکرا کر خراب نہ ہوں۔ موجودہ دور میں گتے کے ڈبے استعمال ہو رہے ہیں کیونکہ یہ ہلکے، مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان نرم مواد یا کاغذ استعمال کیا جاتا ہے تاکہ پھل محفوظ رہیں۔

■ بین الاقوامی منڈی کے لیے پیکنگ

بین الاقوامی منڈی کے لیے آم کی پیکنگ زیادہ احتیاط اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ ایکسپورٹ پیکنگ میں مضبوط کارٹن استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ آم ترسیل کے دوران محفوظ رہیں۔ ان پر کمپنی کا نام، برانڈ، وزن اور دیگر معلومات بھی درج کی جاتی ہیں۔ بعض اوقات آم کے لیے فوم، نیٹ، ٹرے اور پیپر ریپر بھی استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ چونسہ اور سندھڑی جیسی نازک اقسام کو نقصان سے بچایا جا سکے۔ جدید دور میں ماحول دوست اور ری سائیکل ہونے والے پیکنگ مواد کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ اسمارٹ پیکنگ سسٹم بھی متعارف ہو رہے ہیں جن میں نئی ٹیکنالوجیز آم کی شیلف لائف بڑھانے میں سازگار ماحول مہیا کرتی ہے۔ بعض ممالک استعمال کی جاتی ہے جس میں ڈبے کے اندر گیسوں کا تناسب تبدیل کر کے نمی اور درجہ حرارت کو کنٹرول کیا جاتا ہے تاکہ پھل زیادہ عرصے تک تازہ رہے۔ آم کی پیکنگ میں صفائی اور حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال رکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اگر پیکنگ کے دوران گندے ڈبے یا آلودہ مواد استعمال کیا جائے تو پھل جلد خراب ہو سکتا ہے۔ اسی لیے جدید پیکنگ ہاؤسز میں کارکن دستانے اور صاف لباس استعمال کرتے ہیں اور پیکنگ کے تمام مراحل سائنسی اصولوں کے مطابق مکمل کیے جاتے ہیں۔ مختصراً، آم کی پیکنگ زرعی تجارت کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ معیاری اور جدید پیکنگ نہ صرف پھل کو محفوظ رکھتی ہے بلکہ ملکی برآمدات میں اضافہ کرنے اور عالمی منڈی میں پاکستانی آم کی ساکھ بہتر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر پاکستان جدید پیکنگ ٹیکنالوجی کو مزید فروغ دے تو آم کی برآمدات میں نمایاں اضافہ ممکن ہے جس سے ملکی معیشت کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

کپاس کی فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے

ڈاکٹر عامر رسول، ہارون غنی، ڈاکٹر سبین فاطمہ

نظامت اعلیٰ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز پنجاب

فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے لئے جہاں زمین کی تیاری اچھے بیج پودوں کی پوری تعداد اور کھادوں کا بروقت اور متوازن استعمال ضروری ہے۔ وہاں پودوں کو نقصان دہ کیڑوں سے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ فصلیں کاشت سے برداشت تک نشوونما کے مختلف مراحل میں نقصان دہ کیڑوں کے حملوں کا شکار ہوتی ہیں۔ اگر ان کی اور مناسب روک تھام نہ کی جائے تو یہ بڑے معاشی نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ دور حاضر میں کیڑے مار ادویات کا استعمال فصلوں کو نقصان دہ کیڑوں سے بچانے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کیمیائی طریقہ انسداد میں زرعی ادویات کی لاگت سپرے مشین کا کرایہ، مزدور کی اُجرت، اور اُن کا موثر اور محفوظ استعمال جیسے عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں، لہذا کیڑے مار ادویات کے صحیح استعمال کے لیے یہ بات یاد رکھیں کہ انہیں بروقت استعمال کیا جائے۔ جب ان کی اشد ضرورت ہوا اور کوشش کی جائے کہ صرف مطلوبہ کیڑے ہی تلف ہوں اور مفید کیڑے زہریلے اثرات سے محفوظ رہیں۔ لہٰذا کیڑے مار ادویات کے استعمال سے زیادہ سود مند نتائج حاصل کرنے کے لیے اور انسدادی اقدام سے پہلے فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کا عمل نہایت ضروری ہے۔

پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقے

کپاس کی فصل میں پیسٹ سکاؤٹنگ کا کام ہر ہفتہ باقاعدہ طریقہ سے سرانجام دیا جائے تاکہ ایک مخصوص رقبہ میں کیڑوں کی موجودگی اور حملہ وغیرہ کا اندازہ لگایا جا سکے پیسٹ سکاؤٹنگ اور پیسٹ سروے کے بعد سپرے کرنے سے تحفظ نباتات کا خرچہ کم ہو جاتا ہے کیونکہ زہروں کا استعمال اُس وقت کیا جاتا ہے جب کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد کو پہنچ جائے۔

معاشی حد معلوم کرنے کا طریقہ

نقصان کی معاشی حد پیسٹ سکاؤٹنگ کے مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم کی جاتی ہے۔

❖ رس چوسنے والے کیڑوں کیلئے

رس چوسنے والے کپاس کے کیڑوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے لئے دیئے گئے طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے کھیت میں داخل ہوں اور 20 پتوں سے رس چوسنے والے مثلاً (سفید مکھی، جیسڈ) کیڑوں کی تعداد اس طرح نوٹ کریں کہ پہلے پودے کے اوپر والے حصہ سے دوسرے پودے کے درمیانہ حصہ سے اور تیسرے پودے کے نچلے حصہ سے فی پتہ بالغ اور بچوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ (ایفڈ اور مائٹ کا معائنہ صرف اوپر والے پتوں سے کیا جاتا ہے) اس طرح بیس مقامات سے بیس پتوں سے جو تعداد نوٹ کی جائے اسے جمع کریں اور بیس پر تقسیم کر کے فی پتہ اوسط معلوم کر لیں۔

❖ ٹینڈوں کی سنڈیوں کیلئے

نقصان فیصد = (متاثرہ پھول ڈوڈیاں اور ٹینڈے ÷ کل پھول ڈوڈیاں اور ٹینڈے) ×100

چتکبری سنڈی اور امریکن سنڈیوں کے لیئے پانچ مختلف مقامات پر ہر مقام پر اکٹھے پانچ پودوں کا معائنہ کریں ان پر موجود مرجھائی کونپلوں کی تعداد نوٹ کر لیں۔ پھول اور ڈوڈیوں اور ٹینڈوں کی تعداد نوٹ کر لیں اور چتکبری سنڈی اور امریکن سنڈیوں اور اُن کے انڈوں کو بھی گن لیں حملہ شدہ پھول اور ڈوڈیوں کی تعداد نوٹ کر لیں نقصان فیصد معلوم کرنے کا فارمولا ہے۔

❖ گلابی سنڈی کا معائنہ

گلابی سنڈی کے لئے کھیت میں 100 پھول یا ڈوڈیاں اور ٹینڈے توڑ لیں اور باہر آ کر ان میں سے نقصان شدہ پھول/ٹینڈے اور ڈوڈیاں گن لیں جتنے پھول/ ڈوڈیاں اور ٹینڈے نقصان شدہ ہوں گے اتنے فیصد نقصان ہوگا۔ فصل کے بلاک میں چار جنسی پھندے لگائیں۔ اگر بلاک بیس ایکڑ کا ہو تو ہر پانچ ایکڑ کے لئے ایک جنسی پھندا لگائیں اگر بلاک بیس ایکڑ سے زیادہ ہو تو دس ایکڑ کے لئے ایک پھندا لگانا چاہیے۔ ہر صبح کو تمام پھندوں میں پروانوں کی تعداد معلوم کریں اور پھر ان کی اوسط نکالیں۔ اگر پچاس ایکڑ سے زیادہ ہو تو پی بی روپ کا استعمال کریں۔

ضروری ہدایات

- پیسٹ سکاؤٹنگ اور رپورٹنگ میں ضروری امر یہ ہے کہ مقررہ طریقوں کے مطابق کھیتوں میں موجود فصل کا باقاعدہ ہر ہفتے معائنہ کریں تاکہ نقصان دہ اور دوست کیڑوں کے متعلق ضروری معلومات بروقت حاصل ہو سکیں۔
- فصل کی ابتداء ہی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کرنی چاہیے۔
- ایک مرتبہ سپرے کرنے کے بعد پیسٹ سکاؤٹنگ کے عمل کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ عمل باقاعدہ ہر ہفتے جاری رکھنا چاہیے
- پیسٹ سکاؤٹنگ تیز دھوپ اور گرمی میں نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے لیے صبح اور شام کا وقت نہایت موزوں ہے۔
- پیسٹ سکاؤٹنگ ایک ایکڑ سے کم یا زیادہ رقبہ میں کی جاسکتی ہے۔ لیکن 125 ایکڑ کے رقبہ کے لیے 5 ایکڑ کو پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔
- فصلوں کی ہر قسم کی علیحدہ علیحدہ پیسٹ سکاؤٹنگ کرنا ضروری ہے۔

پھول گوبھی کی کاشت

محمد امین، سعدیہ سردار، ڈاکٹر عاطف علی

تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

گوبھی کا آبائی وطن (Mediterranean sea) کے نواحی ممالک کا خطہ اور ایشیا مائنر (Asia Minor) ہے۔ سولہویں صدی کے بعد اس کی کاشت پورے یورپ میں کی جانے لگی۔ پھول گوبھی کا خاندان براسی کیشیا (Brassicaceae) اور نباتاتی نام براسیکا اولریسیا (Brassica oleracea var. botrytis) ہے۔ یہ موسم سرما کی ایک لذیذ سبزی ہے اسے بطور سلاد، سوپ یا پکا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ پھول گوبھی غذائیت سے بھرپور ریشہ دار سبزی ہے۔ پھول گوبھی وٹامن سی، مینگانیز، بیٹا کیروٹین اور فولک ایسڈ کا اچھا ذریعہ ہونے کی وجہ سے دل اور کینسر جیسی بیماریوں کے خطرہ کو کم کرتی ہے۔ اس میں وٹامن K اور اومیگا 3، فیٹی ایسڈز کی موجودگی معدے کے کینسر، جوڑوں کی سوزش، موٹاپا اور ذیابیطس کی بیماریوں کے خطرہ کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اُبلی ہوئی گوبھی کا ایک کپ معدے سے غیر ضروری اشیاء کی صفائی کا سبب بنتا ہے۔ 100 گرام پھول گوبھی میں پائے جانے والے اجزاء جدول نمبر 1 میں ملاحظہ فرمائیں۔

آب و ہوا

پھول گوبھی سرد مرطوب آب و ہوا میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ پھول گوبھی کے لئے مناسب درجہ حرارت 17 سے 18 ڈگری سینٹی گریڈ ہے لیکن پکنے کے وقت اگر درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہو جائے تو اس کی نشوونما پر برا اثر پڑتا ہے۔ اگر درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہو جائے تو سبز پتیاں نکل آتی ہیں جس سے پھول کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

اقسام اور وقت کاشت

موسمی حالات پھول گوبھی پر بہت جلد اثر انداز ہوتے ہیں لہٰذا مختلف موسموں میں مختلف اقسام ہی کاشت کرنی چاہئیں ورنہ اچھی پیداوار حاصل نہیں ہوگی۔ پنجاب میں اس فصل کو نیچے دیے گئے وقت کے مطابق کاشت کریں۔

نمبر شمار	گروپ	پنیری کی کاشت کا وقت	پنیری منتقلی کا وقت	برداشت
1	اگیتی نمبر 1	مئی کے آخری ہفتہ سے 15 جون تک	جولائی کا پہلا ہفتہ	ستمبر، اکتوبر
2	اگیتی نمبر 2	یکم جولائی سے 15 جولائی تک	اگست کا آخری ہفتہ	نومبر، دسمبر
3	درمیانی اقسام	اگست	ستمبر	دسمبر، جنوری
4	پچھیتی اقسام	اکتوبر	نومبر	فروری، مارچ

شرح بیج

شرح بیج کا دارومدار بیج کے اگاؤ کی صلاحیت اور پود لگانے کے طریقے پر منحصر ہے۔ موسم گرما میں اگیتی اقسام کی پنیری کی کاشت کے وقت زیادہ درجہ حرارت پودوں کی شرح اموات میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ اگر شرح اموات کنٹرول کر لی جائے تو بیج کی تھوڑی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگیتی اقسام کے لئے ایک کلوگرام بیج جبکہ درمیانی اور پچھیتی اقسام کے لئے آدھ کلو بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

پنیری اگانے کا طریقہ

• مئی جون میں سخت گرمی کے سبب اگیتی اقسام کی پنیری اگانا بہت مشکل کام ہے۔ صحت مند اور بیماریوں سے پاک پنیری اگانے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے • زرخیز اور نامیاتی مادوں سے بھرپور زمین کا انتخاب کریں • آبپاشی کے لئے پانی ہر لحاظ سے موزوں ہو • زمین پھپھوندوالی بیماریوں سے پاک ہو • موزوں اقسام کا انتخاب کریں اور بوائی وقت پر کریں • کیاریوں کی زمین بالکل ہموار اور بھربھری ہو • کھیت جڑی بوٹیوں سے پاک ہو

ایک ایکڑ اگیتی فصل کی پنیری اگانے کے لئے چار سے پانچ مرلہ زمین میں بجائی سے ایک ماہ قبل ایک ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد ملا کر آبپاشی کریں۔ داب کے ذریعے جڑی بوٹیاں تلف کر کے زمین اچھی طرح تیار کر لی جائے 120x100 میٹر رقبہ پر 10 سینٹی میٹر بلند بالکل ہموار کیاریاں بنا لیں تاکہ بارش ہونے کی صورت میں پانی پنیری والی جگہ پر ٹھہر نہ سکے۔ بیج کو پھپھوند کی بیماریوں سے بچانے کے لئے تھائیوفینیٹ میتھائل زہر بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔ تیار شدہ کیاری میں 6 تا 7 سینٹی میٹر کے فاصلے پر ایک سینٹی میٹر گہری لکیروں میں مناسب کیرا کریں اور بیج کے اوپر مٹی کی ہلکی سی تہہ چڑھا دیں۔ پنیری کو شام کے وقت کاشت کر کے سرکنڈے کی سرکی سے ڈھانپ دیں اور صبح شام فوارے سے اس طرح آبپاشی کریں کہ زمین وتر حالت میں رہے۔ اسطرح تین چار دن میں پنیری اُگ آئے گی۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ بیج کے اگاؤ کے بعد سرکنڈے کی سرکی شام کے وقت اتار دیں ورنہ پودے کمزور ہو جائیں گے۔ اگیتی اور درمیانی اقسام کی پنیری 35 سے 40 دنوں میں جبکہ پچھیتی اقسام کی 35 دنوں میں منتقلی کے قابل ہو جاتی ہیں۔ کھیت میں منتقلی والے دن پنیری والی کیاریوں کو پانی دے دیں تاکہ زمین نرم ہو جائے اور نرسری اکھاڑتے وقت پودوں کے ساتھ کافی جڑیں رہ جائیں۔

زمین کی تیاری، کھادوں کا استعمال اور طریقہ کاشت

پھول گوبھی کی کامیاب کاشت کے لیے اچھی ساخت والی زرخیز میرا زمین جس میں نامیاتی مادہ کافی ہو اور پانی کا نکاس بہتر ہو منتخب کرنی چاہیے۔ کاشت سے تقریباً ایک ماہ پہلے 15-20 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد زمین میں اچھی طرح ملا کر آبپاشی کردی جائے اور داب کے طریقہ سے جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کیا جائے۔ بوائی کے وقت دو بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال کر زمین تیار کر کے کنال سائز کے کیارے بنالیں۔ 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر کھیلیاں بنا کر ان میں پانی چھوڑ دیں اور شام کے وقت پنیری وتر والی جگہ پر کاشت کریں۔ پہلی اگیتی کے پودے 30 سینٹی میٹر کے فاصلے پر کھیلی کے ایک طرف لگائیں جبکہ دوسری اگیتی اور درمیانی گوبھی کے پودے 45 سینٹی میٹر کے فاصلے پر لگائیں۔ پنیری کی منتقلی کے ایک ماہ بعد پودوں کو مٹی چڑھا کر 3/4 بوری یوریا ڈال دیں۔

آبپاشی

پھول گوبھی کے اچھے پھول حاصل کرنے کے لئے زمین میں مناسب نمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلا پانی نرسری کی منتقلی کے فوراً بعد دے دیں۔ اگیتی اقسام کی پہلی تین آبپاشیاں 4 دن کے وقفہ سے کریں پھر حسب ضرورت آبپاشی کریں۔ پچھیتی اقسام کو پہلے دو پانی ہفتہ وار اور پھر حسب ضرورت لگائیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی یا جڑی بوٹی کش ادویات کا استعمال کریں۔ زیادہ گہری گوڈی نہ کریں۔ پنیری کی منتقلی کے 30 دن بعد گوڈی کر کے مٹی چڑھا دیں۔

بیماریاں اور کیڑے

پھول کا گلاؤ، روئیں دار پھپھوند، اگیتا جھلساؤ اور پچھیتا جھلساؤ اہم بیماریاں ہیں۔ امریکن سنڈی، گوبھی کی تتلی، لشکری سنڈی اور مولی بگ فصل پر حملہ آور ہونے والے کیڑے ہیں۔ بیماریوں اور کیڑوں کے انسداد کیلئے محکمہ زراعت کے مقامی ماہرین کے مشورہ سے سپرے کریں۔

برداشت

جب پھول مناسب سائز کے ہو جائیں تو انہیں برداشت کر لیں اور ہر تیسرے روز فصل کا معائنہ کرتے رہیں تا کہ تیار شدہ پھول برداشت ہو سکیں۔ پھول زیادہ دیر تک کھیت میں رکھنے سے پھول کا سفید رنگ اور ٹھوس حالت برقرار نہیں رہتی اور اس قسم کے پھول کو گاہک پسند نہیں کرتے۔

موسمی تغیرات اور خریف فصلوں کی دیکھ بھال

حسنین جواد، ڈاکٹر محمد ادریس، ڈاکٹر محمد نواز، ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر آصف امین، ڈاکٹر نوید اختر

اگرانومک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں لاکھوں افراد کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ ملکی معیشت میں زراعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور مختلف فصلیں نہ صرف غذائی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ برآمدات کے ذریعے قومی آمدنی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پاکستان میں خریف فصلیں گرمیوں اور برسات کے موسم میں کاشت کی جاتی ہیں جن میں دھان، کپاس، مکئی، کماد، جوار اور باجرہ نمایاں ہیں۔ یہ فصلیں زیادہ تر مون سون بارشوں، مناسب درجہ حرارت اور پانی کی دستیابی پر انحصار کرتی ہیں لیکن موجودہ دور میں موسمی تغیرات (Climate Change) ان فصلوں کے لیے ایک سنگین خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔

موسمی تغیرات سے مراد موسم کے قدرتی نظام میں طویل مدتی تبدیلیاں ہیں، جن میں درجہ حرارت میں اضافہ، بارشوں کے انداز میں تبدیلی، خشک سالی، سیلاب اور شدید موسمی حالات شامل ہیں۔ دنیا بھر کی طرح پاکستان بھی ان تبدیلیوں سے متاثر ہو رہا ہے۔ صنعتی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، گاڑیوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والی گیسیں اور آبادی میں اضافہ موسمی تبدیلی کی بڑی وجوہات ہیں۔ ان عوامل کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے جس کے اثرات براہ راست زراعت پر پڑ رہے ہیں۔

خریف فصلیں موسمی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی فصلوں میں شامل ہیں کیونکہ یہ گرمی اور بارش دونوں پر منحصر ہوتی ہیں۔ ملک میں درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے، خاص طور پر سندھ اور جنوبی پنجاب میں شدید گرمی کی لہریں عام ہو گئی ہیں۔ زیادہ گرمی فصلوں کی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ پودوں میں پانی کی کمی پیدا ہوتی ہے، فوٹوسنتھیسز کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پھول و پھل جھڑنے لگتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہوتی ہے۔

خریف کی فصلات پر موسمی اثرات

دھان (چاول) ایک اہم خریف فصل اور برآمدی جنس ہے۔ یہ فصل زیادہ پانی اور نمی کی محتاج ہوتی ہے۔ موسمی تغیرات کے باعث کبھی بارشوں میں کمی اور کبھی شدید سیلاب دھان کی فصل کو متاثر کرتے ہیں۔ شدید گرمی دانوں کی کوالٹی کو خراب کر دیتی ہے جبکہ بے وقت بارشیں فصل کو گرا

دیتی ہیں۔اس کے علاوہ زیادہ نمی کی وجہ سے بلاسٹ اور فنگس جیسی بیماریاں تیزی سے پھیلتی ہیں۔ دھان کی بہتر پیداوار کے لیے ضروری ہے کہ کھیت میں پانی کی سطح متوازن رکھی جائے، نکاسی آب کا بہتر انتظام کیا جائے اور بیماری برداشت کرنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔

کپاس ملک کی اہم نقد آور فصل ہے اور ٹیکسٹائل صنعت کی بنیاد سمجھی جاتی ہے۔ موسمی تغیرات کپاس کی پیداوار پر بھی گہرے اثرات ڈال رہے ہیں۔ شدید گرمی کی وجہ سے کپاس کے پھول اور ٹینڈے گر جاتے ہیں، جبکہ خشک سالی سے پودے کی بڑھوتری متاثر ہوتی ہے۔ دوسری جانب زیادہ نمی اور بارش سفید مکھی اور گلابی سنڈی جیسے نقصان دہ کیڑوں کی افزائش میں اضافہ کرتی ہے۔ بارش کی وجہ سے روئی کا معیار بھی خراب ہو جاتا ہے۔ کپاس کی حفاظت کے لیے معیاری بیج، بروقت آبپاشی، متوازن کھاد اور Integrated Pest Management جیسے جدید طریقے اپنانا ضروری ہیں۔

مکئی بھی ایک اہم خریف فصل ہے جو خوراک، چارے اور پولٹری فیڈ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ فصل مناسب نمی اور معتدل درجہ حرارت کی ضرورت رکھتی ہے۔ خشک سالی اور شدید گرمی کی وجہ سے مکئی کے دانے کمزور رہ جاتے ہیں جبکہ زیادہ بارش سے جڑیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ تنے کا کیڑا اور دیگر بیماریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ مکئی کی بہتر پیداوار کے لیے وقت پر بوائی، مناسب آبپاشی اور بیماریوں کی بروقت روک تھام ضروری ہے۔

کماد ایک طویل دورانیے کی فصل ہے جسے زیادہ پانی درکار ہوتا ہے۔ پانی کی کمی گنے کے وزن اور مٹھاس کو کم کر دیتی ہے جبکہ شدید گرمی پودے کی نشوونما سست کر دیتی ہے۔ سیلاب کی صورت میں جڑیں خراب ہو جاتی ہیں اور پوری فصل متاثر ہو سکتی ہے۔

اسی طرح جوار اور باجرہ جیسی فصلیں اگرچہ کم پانی میں اگ جاتی ہیں، لیکن مسلسل گرمی اور بارش کی کمی ان کی پیداوار کو بھی متاثر کرتی ہے۔ موسمی تغیرات کا ایک اور بڑا اثر کیڑوں اور بیماریوں میں اضافہ ہے۔ درجہ حرارت اور نمی میں اضافے سے سفید مکھی، گلابی سنڈی، تنے کا کیڑا اور مختلف فنگس تیزی سے پھیلتے ہیں۔ اس سے کسانوں کو زرعی ادویات پر زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے جبکہ زمین اور ماحول پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ان مسائل سے نمٹنے کے لیے جدید زرعی طریقے اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ڈرپ اریگیشن اور اسپرنکلر جیسے جدید آبپاشی نظام پانی کی بچت میں مدد دیتے ہیں۔ اسی طرح فصلوں کی تبدیلی (Crop Rotation)، نامیاتی کھاد اور معیاری بیج زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے اور فصلوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ موسمی پیش گوئی سے فائدہ اٹھا کر کسان شدید بارش، گرمی یا آندھی سے پہلے حفاظتی اقدامات بھی کر سکتے ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ موسمی تغیرات پاکستان کی خریف فصلوں کے لیے ایک بڑا خطرہ بن چکے ہیں۔ اگر بروقت اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو زرعی پیداوار میں کمی، غذائی قلت اور معاشی مسائل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم جدید زرعی ٹیکنالوجی، بہتر منصوبہ بندی اور کسانوں کی آگاہی کے ذریعے ان اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

لیمن گراس (Lemon grass)

ڈاکٹر محمد ادریس، محمد نواز، حسنین جواد، ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر آصف امین، ڈاکٹر نوید اختر

شعبہ پلانٹ فزیالوجی، تحقیقاتی ادارہ اگرانومی، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد

لیمن گراس ایک ایسا پودا ہے جس کے پتوں کو مسلیں تو لیمن جیسی خوشبو آتی ہے۔ اِسی لیے اس کو لیمن گراس کہتے ہیں۔ اس کے پتوں کو ابال کر بطور چائے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اِسی لیے اس کا دوسرا نام لیمن ٹی پلانٹ بھی ہے۔ اس کے پودے کی لمبائی 4 سے 6 فٹ ہوتی ہے۔

جدید ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ لیمن گراس سے تیار سبز چائے معدہ، نرخرہ، بڑی آنت، جگر، لبلبہ، چھاتی اور پھیپھڑوں کے کینسر سے بچاؤ کے لیے مفید ہے۔ اسکی سبز چائے کولیسٹرول لیول کو کم کرتی اور خون کو پتلا کرتی ہے جس کی وجہ سے دل کی خطرناک بیماریوں اور فالج کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ لیمن گراس تیل کا ایک اہم جز سٹرول (Citrol) ہے جو کہ کاسمٹیک، پرفیوم

اور ادویات سازی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیمن گراس کے اندر موجود مرکبات کی وجہ سے حشرات خصوصاً مچھر دور بھاگتا ہے، لہٰذا جس گھر میں اس کے پودے موجود ہوں مکھی مچھر اور خطرناک کیڑوں سے محفوظ رہتا ہے۔

موزوں علاقے

اگرچہ وسطی فیصل آباد کی زمین اس کے لیے نہایت موزوں ہے۔ تاہم شمالی پنجاب کے مقابلے میں اسے جنوبی پنجاب میں زیادہ کامیابی کے ساتھ اگایا جا سکتا ہے۔

زمین اور آب و ہوا

یہ پودا بڑا سخت جان ہے۔ گرم مرطوب آب و ہوا اس کے لیے نہایت موزوں ہے۔ یہ پودا آبپاشی والے علاقوں میں ہر جگہ کاشت کیا جا سکتا ہے۔

زمین کی تیاری

بونے سے پہلے زمین کو 3 سے 4 مرتبہ ہل چلا کر تیار کر لیا جائے اور 6 سے 8 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کھیت میں ڈال دی جائے اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیا جائے اس سے نہ صرف

زمین کے نامیاتی مادہ میں اضافہ ہوگا بلکہ پودے کے لیے عناصر صغیرہ اور عناصر کبیرہ بھی وافر مقدار میں میسر ہونگے اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

طریقہ کاشت

ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر بنی ہوئی کھیلیوں کے سروں پر 8 سے 9 انچ کے فاصلہ پر ایک یا دو پودے جڑ سمیت اکٹھے لگائے جاتے ہیں۔ ہموار زمین پر بھی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔

آبپاشی

کاشت کے فوراً بعد پانی لگا دینا چاہیے۔ ایک ہفتہ کے بعد دوسرا پانی لگائیں اور پھر ضرورت کے مطابق پانی لگاتے رہیں۔

گوڈی

جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے، اس مقصد کے لیے کھرپے یا کسّی سے لائنوں کے درمیان 15 سے 20 دن کے وقفے سے تین گوڈیاں کی جائیں اس سے نہ صرف جڑی بوٹیاں تلف ہوں گی بلکہ زمین میں ہوا کا گزر بھی اچھا ہوگا اور پودے کی بڑھوتری پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔

برداشت

لیمن گراس کا پودا بوائی کے 90 دن بعد کٹائی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ بقیہ کٹائیاں 50 سے 55 دن کے بعد کی جا سکتی ہیں۔ اس طرح 4 سے 5 کٹائیاں ایک سال کے دوران لی جا سکتی ہیں۔ اگر اس کو بطور گرین ٹی استعمال کرنا ہو تو پودے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوکہ کی مدد سے کاٹ لیں اور دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لیں۔ اگر اس دوران بارش ہو جائے تو اس کی کوالٹی

بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔ اگر اس کا آئل درکار ہو تو ایک ایکڑ سے 10 کلوگرام تیل نکل سکتا ہے۔ مارکیٹ میں اس کے خشک پتوں کو تنوں سمیت کاٹ کر 300 سے 400 روپے فی کلوگرام فروخت کیا جا سکتا ہے۔

پیداوار

400 سے 500 من فی ایکڑ سبز پتے آسانی سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

گوار کی کاشت

مشعل رحمان، راشد منہاس، ڈاکٹر ساجد علی، محمد شاہ جہان بخاری، رحمت اللہ، عابد علی

زرعی تحقیقاتی سٹیشن، بہاولپور

پاکستان میں بدلتے موسمی حالات، پانی کی کمی، چارے کی قلت اور برآمدات میں کمی کے تناظر میں زرعی شعبے کو فوری طور پر ایسے حل درکار ہیں جو کم وسائل میں پائیدار پیداوار اور معاشی بہتری فراہم کر سکیں۔ ایسے میں گوار ایک ایسی فصل کے طور پر کاشت کی جا سکتی ہے جو کہ نہ صرف خشک علاقوں میں کامیابی سے اگائی جا سکتی ہے بلکہ مویشیوں کے لیے خاص طور پر بکریوں، بھیڑوں اور اونٹوں وغیرہ کے لیے اعلیٰ معیار کا چارہ فراہم کرتی ہے اور صنعتی و برآمدی نقطہ نظر سے بھی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

پاکستان اقتصادی جائزہ 25-2024 کے مطابق، زراعت کا شعبہ ملک کی مجموعی قومی پیداوار کا 23.5 فیصد جبکہ صرف مویشیوں کا شعبہ 14.97 فیصد حصہ دار ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں گندم، مکئی اور کپاس جیسی بڑی فصلوں کی پیداوار میں 30 فیصد تک کمی دیکھنے میں آئی ہے، جب کہ سبز چارے کی پیداوار میں چار فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس صورتحال میں ایسے چارہ جاتی وسائل کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے جو کم پانی، کم لاگت اور موسمی سختیوں میں بھی بہتر پیداوار دے سکیں۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے گوار ایک اہم چارہ اور نقد آور فصل کے طور پر ابھر رہی ہے۔

گوار کی فصل کم پانی میں بہتر پیداوار دیتی ہے۔ اس کا سبز چارہ اور بیج مویشیوں کے لیے اعلیٰ پروٹین سے بھرپور چارہ مہیا کرتا ہے، جبکہ اس کے بیجوں سے حاصل ہونے والی گوار گم دنیا بھر کی مختلف صنعتوں مثلاً خوراک، ادویات، کاسمیٹکس، ٹیکسٹائل اور آئل ڈرلنگ اور بہت ساری دوسری صنعتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ 2023 میں پاکستان نے گوار گم مصنوعات کی 53 ملین ڈالر کی برآمدات کیں (پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس 24-2023)، جو کہ ہماری کل برآمدات کا صرف 0.19 فیصد ہیں۔ اگر گوار کی مقامی پراسیسنگ اور مارکیٹنگ پر توجہ دی جائے تو اس کی برآمدی قدر 100 ملین ڈالر تک با آسانی پہنچ سکتی ہے۔

گوار کے بیج کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زرعی تحقیقاتی اسٹیشن، بہاولپور میں گوار کی جدید اور بہتر اقسام پر تسلسل کے ساتھ تحقیق کی جارہی ہے۔ ادارے کی طرف سے جاری کردہ اقسام جیسے کہ بی آر-90، بی آر-99، بی آر-17، بی آر-21 اور تھل گوارا نے مختلف ماحولیاتی حالات میں شاندار نتائج دیے ہیں۔

ذیل میں ادارے کی جانب سے منظور شدہ گوار کی اقسام، ان کی بیج و چارے کی پیداوار، اور نمایاں خصوصیات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

گوار کی منظور شدہ اقسام، پیداوار اور نمایاں خصوصیات

اقسام کے نام	اجرا کا سال	سبز چارے کی پیداوار (ٹن فی ہیکٹر)	دانے کی پیداوار (کلوگرام فی ہیکٹر)	نمایاں خصوصیات
BR-99	2000	30	1900	لمبا قد، بغیر شاخ کے، سرمئی دانے، رس چوسنے والے کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، بیج اور سبزی کے طور پر موزوں۔
BR-2017	2017	35	2400	کھڑا (ایک شاخہ)، قدرے شاخ دار، بال دار، زیادہ گوار گم (33%) اور پروٹین (30%)، کم دورانیہ، زیادہ پھلیاں، کم کھاد پانی کی ضرورت، کیڑوں و بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، بیج، چارہ اور سبزی کے لیے موزوں۔
BR-21	2021	34	2500	بغیر بال، کھڑا (ایک شاخہ) اور مختصر دورانیہ، خشک سالی کے خلاف قوت مدافعت، پھل دار، گوار گم (34%) اور پروٹین (30%)، بیج، چارہ اور سبزی کے لیے موزوں۔
BR-2022	2023	36	2700	جھاڑی دار، 4–6 شاخیں، بال دار، مرکزی تنا پر زیادہ پھلیاں، کم دورانیہ، گوار گم (35%)، پروٹین (32%)، بیج اور چارہ کے لیے موزوں۔
تھل گوارا	2023	35	2800	جھاڑی دار 10–8 شاخیں، بال دار، جلد پک کر تیار ہونے والی، مختصر دورانیہ، گوار گم (33%)، پروٹین (31%)، بیج والی فصل کے لیے موزوں۔

یہ تمام اقسام جدید تحقیقی بنیادوں پر تیار کی گئی ہیں اور ملک کے خشک اور نیم خشک علاقوں میں گوار کی کاشت کو فروغ دے سکتی ہیں۔ ان اقسام میں گوار گم کا تناسب 33 سے 35 فیصد تک ریکارڈ کیا گیا ہے جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ گوار کو قومی زرعی پالیسیوں میں شامل کیا جائے۔ اس کی کم از کم امدادی قیمت مقرر کی جائے، کسانوں کو تربیت دی جائے، اور صنعتی بنیادوں پر گوار گم کے مقامی پراسیسنگ یونٹس کو قائم کیا جائے۔ پبلک پرائیویٹ شراکت داری کے ذریعے نہ صرف گوار کی ویلیو چین مضبوط بنائی جاسکتی ہے بلکہ دیہی معیشت کو بھی فروغ دیا جاسکتا ہے۔

گوار کی بدولت ہم اپنی مویشی صنعت کو چارے کی قلت سے نکال سکتے ہیں، برآمدات میں اضافہ کرسکتے ہیں اور خشک علاقوں میں زرخیز مستقبل کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

یکم تا15 جون 2026ء

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید - ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

شدید گرمی (Heat Wave) سے بچاؤ

- موسمی یا پچھیتی کپاس کاشت کی صورت میں گرمی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے 3 دن کے وقفے سے پانی لگائیں۔
- پانی کی ضرورت کو جانچنے کے بعد اگر فصل کو پانی کی کمی ہو تو ترجیحاً شام یا رات کے وقت پانی دیا جائے۔
- فصل کو ایک ہی دفعہ زیادہ پانی دینے کی بجائے وقفہ وقفہ سے ہلکی آبپاشی کریں تا کہ جڑوں کو خوراک اور سانس لینے میں آسانی رہے۔
- پوٹاشیم نائٹریٹ (2%) محلول کے ہفتہ وار چار سپرے پھول نکلنے سے شروع کریں تا کہ بہتر نتائج حاصل ہو سکیں۔
- مزید براں پھل کے کیڑا سے بچاؤ کے لیے سفارش کردہ بائیو اسٹیمولنٹ (Bio Stimulants) یعنی نشوونما کو تیز کرنے والے مرکبات/ امائنو ایسڈ وغیرہ اسپرے کرنے سے نہ صرف پھل کا کیڑا کم ہوتا ہے بلکہ پودے کی نشوونما میں بھی بہتری آتی ہے۔

نقصان دہ کیڑے اور انسداد

تھرپس (Thrips)

- تھرپس کا حملہ مشاہدے میں آ رہا ہے۔ خصوصاً ابتدائی مرحلے میں ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ پیسٹ سکاؤٹنگ ضرور کریں۔
- کھیت اور اس کے اردگرد جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔
- فصل کو پانی کی کمی کا شکار نہ ہونے دیں۔ گرم اور خشک حالات میں تھرپس کا حملہ زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بوقت ضرورت ہلکی آبپاشی کریں۔
- محکمہ زراعت کی بائیولوجیکل لیبارٹریز سے دستیاب بائیو کارڈ کرائی سوپرلا کے کارڈ بحساب 20 فی ایکڑ لگائیں۔
- شدید حملہ کی صورت میں موثر زہروں آئسو سائیکوسیرم ڈی سی 100 بحساب 280 ملی لٹر، ایبا میکٹن + تھایا میتھا کسم 108SC بحساب 400 ملی لٹر، اسپنٹورام 120 ایس سی بحساب 60 ملی لٹر فی ایکڑ یا کلوروفینا پائر 360 ایس سی بحساب 75 ملی لٹر، ایسی فیٹ 75 ایس پی بحساب 250 تا 300 گرام، فلونیسامڈ 50WG بحساب 60 تا 80 گرام، ڈائی نیوٹیفیوران 20 SG بحساب 100 گرام فی ایکڑ سپرے کریں۔

چست تیلا (Jassid)

سازگار موسمی حالات کی وجہ سے چست تیلے کے بروقت کنٹرول کے لیے فصل کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ کپاس کی فصل کے نزدیک بھنڈی توری کی فصل کاشت نہ کریں۔ اگر فصل رکھنا بہت ضروری ہو تو اس پر چست تیلے کا مکمل تدارک کیا جائے۔ دوست کیڑوں کے تحفظ کے لیے محفوظ کیمسٹری کی زرعی زہروں کا انتخاب صرف اس صورت میں کریں اگر کیڑے کا حملہ نقصان کی معاشی حد ایک بالغ و بچہ فی پتہ تک ہو تو مناسب سفارش کردہ زہر سپرے کریں۔ شدید حملہ کی صورت میں موثر زہروں فلونیکامڈ 50 فیصد ڈبلیو جی بحساب 60-80 گرام یا ڈائی نوٹی فیوران 20 فیصد ایس جی 100 گرام یا نائٹن پائرام 10 فیصد اے ایس بحساب 200 ملی لٹر، سلفا کسافلور 40 ای سی بحساب 30 گرام یا ڈائی میتھوایٹ 40 ای سی بحساب 250 سے 300 ملی لٹر یا اسیفیٹ 75 ایس پی بحساب 250 سے 300 ملی لٹر سپرے کریں۔

سفید مکھی (Whitefly)

اگیتی فصل کی خاص طور پر اس مرحلے پر ہفتے میں کم از کم 2 بار پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ کپاس کی فصل کے کھیت اور اسکے اردگرد جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔ متبادل میزبان فصلات جیسے بینگن، کھیرا، کدو، حلوہ کدو، ٹماٹر، مرچ، بھنڈی، مونگ وغیرہ پر باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں تا کہ ان فصلوں پر سفید مکھی کا بروقت تدارک کیا جا سکے۔ فصل کو پانی کی کمی سے بچائیں اور فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں۔ 20-15 پیلے چپکنے والے کارڈ فی ایکڑ لگائیں اور 15 دن کے وقفے کے بعد چپکنے والا گلو دوبارہ لگائیں۔ ابتدائی مراحل میں دوست کیڑ یا ور حیاتیاتی مرکبات (Extracts-Bio) مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ محکمہ زراعت توسیع کی بائیولوجیکل لیبارٹریز سے دستیاب بائیو کارڈ کرائی سوپرلا (Chrysoperla) کے 20 کارڈ فی ایکڑ لگائیں۔ سفید مکھی کا حملہ نقصان کی معاشی حد 5 بالغ یا بچہ یا دونوں ملا کر فی پتہ ہو جائے تو سفارش کردہ زہر پائیری پروکسی فین 10.8 ای سی (آئی جی آر) 500 ملی لٹر، سپائیروٹیٹرامیٹ 240 ایس سی + بائیو پاور (آئی جی آر) 250+125 ملی لٹر، بپروفیزین 25 ڈبلیو پی (آئی جی آر) 600 گرام، پائیری فلوکوئینازون 20 فیصد ڈبلیو جی 200 گرام اور افیڈوپائیروپن 5 فیصد ڈی سی 300 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

■ گلابی سنڈی (Pink Bollworm)

گلابی سنڈی کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتہ میں دو بار کپاس کی فصل کی پیسٹ سکاوٹنگ کریں۔ مونیٹرنگ کے لئے گلابی سنڈی کے جنسی پھندے ایک تا دو فی ایکڑ اور کنٹرول کے لئے 9 تا 12 پھندے فی ایکڑ لگائیں اور ہر 15 دن کے وقفہ سے فیرومون کیپسول کو تبدیل کریں یا لمبے عرصے والے فیرومون استعمال کریں۔ گلابی سنڈی کے حملے کے شروع میں ٹرائیکوگراما کارڈ 20 فی ایکڑ لگائیں جو محکمہ زراعت کی بائیولوجیکل لیبارٹریز سے مفت دستیاب ہیں۔ ہر 15 دن کے بعد کارڈ دوبارہ لگائیں۔

دھان

❖ منتقلی لاب کے لئے زمین کی تیاری

• دھان کی کاشت کے لئے موزوں زمین

چکنی زمین دھان کی کاشت کے لئے موزوں ہے تاہم ریتلی زمین کے سوا ہر قسم کی زمین میں اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ شور زدہ اور کلراٹھی زمینوں میں بھی مناسب دیکھ بھال کر کے دھان کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

• پنیری کی منتقلی کے لئے کھیت کی تیاری و کدو کرنا

ایک مرتبہ خشک ہل چلالیں کہ اس سے زمین کھل جاتی ہے اور کدو کرتے وقت زمین جلد اور اچھی تیار ہوتی ہے۔ پنیری منتقل کرنے سے پہلے 5 دن تک اور پانی کی کمی کی صورت میں تین دن تک پانی کھیت میں کھڑا رکھیں اور کدو کریں۔ کدو کرتے وقت آخری سہاگے کے نیچے کھاد کی سفارش کردہ مقدار بھی ڈال دیں۔ کدو کرنے کے اگلے دن پنیری منتقل کریں۔ سیم تھور والی زمینوں کی آبادکاری کے دوران گہرا ہل نہ چلائیں۔ کلراٹھی زمینوں میں کدو نہ کریں کیونکہ اس سے نمکیات نیچے نہیں جائیں گے۔ جن کھیتوں/ علاقوں میں پانی کھڑا نہیں ہوتا وہاں زمین کی تیاری خشک طریقہ سے کریں۔

• کدو بذریعہ واٹر ٹائٹ روٹاویٹر

روایتی طور پر کدو کی تیاری ہل اور سہاگے کی مدد سے کی جاتی ہے تاہم اس کے لئے روٹاویٹر بھی استعمال ہو رہا ہے۔ اگر ممکن ہو تو کدو کرنے کے لئے واٹر ٹائٹ روٹاویٹر استعمال کریں۔ یہ روٹاویٹر خصوصاً کدو کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں بیرنگ اور دوسرے پرزہ جات کو پانی سے محفوظ رکھنے کے لئے اضافی سیلیں لگائی گئی ہیں۔ اس طریقہ سے کدو زیادہ بہتر طور پر تیار ہوتا ہے اور روٹاویٹر بھی خراب نہیں ہوتا۔

• کھیت کی تیاری کا خشک طریقہ

دھان کی کاشت کے غیر روایتی علاقے جہاں زمینیں میرا قسم کی ہے اور ان میں پانی بہت جلد جذب ہو جاتا ہے، ان زمینوں کی تیاری خشک حالت میں کی جاتی ہے۔ لاب کی کھیت میں منتقلی تک وقفے وقفے سے کھیت میں تین تا چار مرتبہ دوہرا ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو باریک اور بھربھرا کر لیا جاتا ہے۔ لاب منتقل کرنے سے پہلے کھیت کو پانی سے بھر لیا جاتا ہے اور کدو کر کے فوراً لاب منتقل کر دی جاتی ہے۔ اس طریقہ سے کھیت میں جڑی بوٹیاں بہت زیادہ اُگتی ہیں۔ ان کے تدارک کے لیے زمین کی تیاری کے دوران کھیت کو وتر کا پانی لگا کر جڑی بوٹیوں کو اُگنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے اور پھر دورانِ تیاری ہی انہیں ہل چلا کر تلف کر لیا جاتا ہے۔ کیمیائی طریقے سے تلفی کے لیے بعد از اگاؤ اثر کرنے والی جڑی بوٹی مار زہریں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

❖ پنیری کی منتقلی

پنیری اُکھاڑنے سے ایک دو روز پہلے اسے پانی لگا دیں تاکہ زمین نرم ہو جائے اور اُکھاڑتے وقت پودے نہ ٹوٹیں۔ لاب اُکھاڑتے وقت جھلسے ہوئے، بکائنی یا سنڈی سے متاثرہ پودے تلف کر دیں۔ پودوں اور قطاروں کا باہمی فاصلہ 9 انچ رکھیں اور ہر سوراخ میں 2 پودے لگائیں۔ اس طرح فی ایکڑ سوراخوں کی تعداد تقریباً 80000 اور پودوں کی تعداد 160000 ہو گی۔ لاب کی منتقلی تقریباً ایک تا ڈیڑھ انچ گہرے پانی میں کریں۔ پہلے ہفتے میں پانی کی گہرائی اتنی رکھیں پھر آہستہ آہستہ 2 انچ تک کر دیں لیکن 3 انچ سے زیادہ نہ کریں ورنہ پودے شاخیں کم بنائیں گے اور پیداوار کم ہو گی۔ اگر کچھ ناغے رہ جائیں تو لاب کی منتقلی کے بعد 10 دن کے اندر اندر ان کو پر کر لیں۔

• منتقلی کے وقت پنیری کی عمر

اگر زیادہ رقبہ پر مونجی لگانا ہو تو پنیری ہفتہ دس دن کے وقفہ سے قسطوں میں کاشت کریں تاکہ منتقلی کے وقت کدو کے طریقہ سے تیار کردہ پنیری کی عمر 25 تا 30 دن سے زیادہ نہ ہو۔ یاد رہے کہ کسان باسمتی کی پنیری کی عمر بوقت منتقلی 25 دن تک ہو لیکن 30 دن سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ خشک طریقہ اور راب کے طریقہ سے تیار کردہ پنیری کی عمر 35 تا 40 دن سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

❖ کلراٹھی زمینوں میں دھان کی کاشت

کلر کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام مثلاً نیاب اری 9، کے ایس 282، کے ایس کے 133، پی کے 386، نیاب 2013، شاہین باسمتی، الخالد رائس اور نجی جی ایس آر 6 کا

انتخاب کریں۔ منتقلی کے وقت لاب کی عمر 35 تا 40 دن ہونی چاہیے۔ جس کھیت میں لاب منتقل کرنی ہو اسکی تیاری گہرا ہل چلا کر شروع کریں لیکن کدو بالکل نہ کریں تا کہ پانی لگانے سے نمکیات کی دھلائی ہو سکے۔ لاب لگانے سے 7 تا 10 دن پہلے تک کھیت میں پانی کھڑا رکھیں۔ سفید کلر کی زیادتی کے باعث دھان کی نشوونما لاب کی منتقلی کے بعد دس دن کے اندر اندر متاثر ہوتی ہے۔ اس کا حل کھیت میں پانی کی تبدیلی ہے۔ کالے کلر کی زیادتی کے باعث فصل بیس دن کے اندر اندر متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ زمین کے تجزیہ کی بنیاد پر ایسی زمینوں میں گندھک کا تیزاب اور جپسم استعمال کرنے سے فصل کی نشوونما بحال ہو جاتی ہے۔

❖ دھان کی فصل میں جڑی بوٹیوں کا انسداد

دھان کی فصل میں اُگنے والی جڑی بوٹیوں کو تین مختلف گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

• گھاس کے خاندان کی جڑی بوٹیاں

اس خاندان کی جڑی بوٹیوں کے پتے باریک اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ تنا عموماً گول اور جوڑ دار ہوتا ہے۔ پودے زمین کی سطح پر بچھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن کچھ زمین سے اوپر اٹھے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ اہم جڑی بوٹیاں یہ ہیں: بانسی گھاس، سوانکی گھاس، گھوڑا گھاس، ڈھڈن، کھبل گھاس، نڑ وا ور کلر گھاس یا لمب گھاس وغیرہ۔

• ڈیلے کے خاندان کی جڑی بوٹیاں

اس خاندان کی جڑی بوٹیوں کے پتے نوکیلے، پرنالہ نما، لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ ان کا تنا تین کونوں والا ہوتا ہے۔ پتے کے درمیان ایک لمبی اور واضح رگ ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں دھان کی فصل میں اس گروپ سے تعلق رکھنے والی جڑی بوٹیاں یہ ہیں: گھوئیں، بھوئیں اور ڈیلا وغیرہ۔

• چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں

اس خاندان کی جڑی بوٹیوں کے پتے چوڑے اور مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں۔ تنا قدرے سخت ہوتا ہے اور پودا زمین سے اوپر کو اٹھا ہوا اور سیدھا ہوتا ہے۔ اہم جڑی بوٹیاں یہ ہیں۔ کنا کمی، مرچ بوٹی، چوپتی اور دریائی بوٹی وغیرہ۔

• غیر کیمیائی انسداد

زمین کی تیاری اچھی طرح سے کریں۔ دھان والے کھیتوں میں ادل بدل کے ساتھ چارے یا سبز کھاد والی فصلیں کاشت کریں۔ اگر وافر مقدار میں پانی موجود ہو تو کھیت میں لاب کی منتقلی کے بعد 20 تا 25 دن تک پانی کی سطح ایک تا دو انچ تک برقرار رکھیں۔

• کیمیائی انسداد

لاب کی منتقلی کے 3 تا 5 دن کے اندر جڑی بوٹی مار زہریں شیکر بوتل کے ساتھ پانی میں بکھیر دیں۔ اس کے بعد 4 تا 5 دن تک کھیت سے پانی خشک نہ ہونے دیں۔ اگر کسی وجہ سے فصل میں جڑی بوٹیاں اُگ آئیں تو بعد از اُگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ زہریں لاب کی منتقلی کے ایک مہینہ کے اندر تر وتر حالت میں سپرے کریں اور اس کے 24 گھنٹے بعد کھیت کو پانی لگا دیں اور کھیت میں تین تا چار دن تک پانی کھڑا رکھیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے کیمیائی زہروں کا انتخاب اور استعمال زرعی توسیعی کارکن کے مشورہ سے کریں۔

حالیہ گرمی کی لہر سے بچاؤ کے لیے پھلوں اور سبزیات کے کاشتکار متوجہ ہوں

موسم گرما کے پھل و سبزیات عموماً گرمی سے بچاؤ کی اہلیت رکھتے ہیں۔ عام طور پر 37 تا 38 سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت میں یہ فصلیں گرمی کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں۔ گرمیوں کی فصلات میں آج کل آم، ترشاوہ پھل، ٹماٹر، مرچ، کدو اور ٹینڈے زیر کاشت ہیں۔ متوقع گرمی کی شدید لہر سے فصلات کے بچاؤ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے جانے کی سفارش کی جاتی ہے۔

- ❖ موسمی پیشین گوئی مدنظر رکھیں اور متوقع شدت گرمی (Heat Wave) سے پہلے فصل کو مناسب پانی لگائیں۔ تاہم اگر زمین میں پہلے ہی تر وتر ہو تو پانی نہ لگائیں۔
- ❖ پانی بھرپور لگائیں تا کہ زمین میں وَتر گہرائی تک محفوظ ہو۔
- ❖ فصلات میں پودوں کے نیچے ملچنگ کریں جس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور زمینی درجہ حرارت بھی بڑھنے نہیں پاتا۔
- ❖ اگر کہیں ممکن ہو تو فصلات/ چھوٹے پودوں کو سایہ مہیا کریں جس کے لیے سبز جالی دار کپڑا وغیرہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- ❖ فصلات کی صحت اور بڑھوتری کے عوامل کا خصوصی خیال رکھیں۔ خاص طور پر خوراک اور تحفظ بنا تات۔
- ❖ آج کل پودوں کی منتقلی روک دیں۔
- ❖ پھلدار پودوں کی کانٹ چھانٹ وغیرہ کرنے سے اجتناب کریں۔
- ❖ نامیاتی مادہ/ کمپوسٹ/ گوبر کی کھاد کی جہاں ممکن ہو 3 تا 4 انچ مٹی ہٹا کر تہہ بچھائیں، مٹی واپس رکھ دیں اور پانی لگائیں۔ اس سے پودے کی استعداد کار برخلاف گرمی و بیماری بڑھ جاتی ہے۔
- ❖ اگر ممکن ہو تو جنتر/ ڈھانچہ سبزیات کے کھیت میں قطاروں میں اُگائیں تا کہ گرمی کا اثر کم ہو۔

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں

محکمہ موسمیات کی تازہ پیشین گوئی رپورٹ کے مطابق
بارش برسانے والا سلسلہ خطۂ پوٹھوہار کی سمت بڑھ رہا ہے۔
جس کے زیر اثر راولپنڈی، مری، جہلم، گجرات، منڈی
بہاؤالدین، حافظ آباد اور گردو نواح میں آئندہ 02 سے
04 گھنٹوں کے دوران آندھی / جھکڑ چلنے اور گرج چمک
کے ساتھ بارش متوقع۔ جبکہ چند مقامات پر ژالہ باری بھی ہو
سکتی ہے
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

کسان کارڈ بِل ادائیگی کا آخری دن

کسان کارڈ بِل ادائیگی کے سلسلہ میں آج بروز ہفتہ 16 مئی بینک آف پنجاب کی تحصیل کی سطح پر برانچز کھلی رہیں گی

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

خوشخبری

گندم کے پیداواری مقابلہ جات کے تحت صوبائی اور ضلعی سطح کے پوزیشن ہولڈرز کی فہرستیں جلد ہی محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر فراہم کر دی جائیں گی

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

خوشخبری
انتظار کی گھڑیاں ختم
وزیر اعلیٰ پنجاب کے کاشتکاروں سے کیے گئے ایک اور وعدے
کی تکمیل
کروڑوں روپے کے قیمتی انعامات جیتنے والے خوش نصیب
کاشتکاروں کی فہرستیں
محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ اور سوشل میڈیا
پلیٹ فارمز پر جلد ہی جاری کی جارہی ہیں
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

کسان خوشحال پنجاب خوشحال

حکومت پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

کپاس کے کاشتکار متوجہ ہوں

فصل کو ایک ہی دفعہ زیادہ پانی دینے کی بجائے وقفہ وقفہ سے ہلکی آبپاشی کریں

کپاس کی فصل پر گرمی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے 3 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں

فصل میں پانی کی کمی کی علامات کی صورت میں ترجیحاً شام کے بعد آبپاشی کریں

پھل کے کیرا سے بچاؤ کے لیے سفارش کردہ بائیو اسٹیمولنٹ (Bio Stimulants) یا امائنو ایسڈز سپرے کریں

پھول آوری پر پوٹاشیم نائٹریٹ 02 فیصد محلول کے 7 دن کے وقفہ سے 04 سپرے کریں

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

Scan for Website

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

کسان خوشحال پنجاب خوشحال

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

کپاس کے کاشتکاروں کے لیے

سنہری موقع

کپاس کی قیمت ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی

- بین الاقوامی مارکیٹ میں روئی کی طلب اور قیمتوں میں مسلسل اضافہ
- ملکی کپاس کی قیمتوں میں بھی غیر معمولی تیزی کا رجحان۔
- مقامی مارکیٹ میں پھٹی کی فروخت 12 ہزار روپے فی من کے حساب سے جاری
- روئی کے کاروبار سے منسلک حلقوں کے مطابق آئندہ بھی قیمتوں میں استحکام اور تیزی کے رجحانات برقرار رہیں گے۔
- لہٰذا کاشتکار کپاس کی زیادہ رقبہ پر کاشت اور بہتر نگہداشت سے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کریں۔
- برسوں بعد کپاس کی فصل سے کاشتکاروں کی آمدن میں ریکارڈ اضافہ یقینی

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

Scan for Website

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب لاہور میں کھاد بنانے والی کمپنیوں کے نمائندوں سے ڈی اے پی کھاد کی دستیابی اور قیمتوں بارے منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب و دیگر افسران شریک ہیں۔

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بذریعہ ویڈیو لنک ڈی جی خان ڈویژن میں کپاس کی فصل کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
کمشنر چوہدری اشفاق احمد و متعلقہ ڈپٹی کمشنرز بذریعہ ویڈیو لنک آن لائن شریک ہیں۔

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کپاس کی فصل بارے بہاولپور میں جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
کمشنر بہاولپور عرفان علی کاٹھیا و محکمہ زراعت پنجاب کے اعلیٰ افسران شریک ہیں۔